www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

اقوام' فرقے اور مذاہب' عبادات اور شرعی اصطلاحات' اسم عدد' اسم ضمیر' اسم اشارہ۔ ضمیمہ نمبر۲ میں اسمائے نکرہ' تیسرے میں لغت ذوی الاضداد اور اضداد کی مختصر فہرست' چوتھے میں افعال (ع کلمہ کی حرکت سے مصدر میں فرق وغیرہ) اور پانچویں میں متفرقات (جامع اسماء' غلط العام' مشتبہ الفاظ اور محاورات وغیرہ) گویا لغت کے بعد تاریخ اور جغرافیہ کے ساتھ ساتھ صرف ونحو کی تعلیم کا بھی عمدہ اہتمام کر دیا گیا ہے ہم مولانا کی اس محنت و کاوش کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے نہ صرف اہل تحقیق کے لیے بہترین کتاب مرتب کر دی ہے بلکہ عربی زبان کے طالب علموں کے لیے ایک ہی جگہ نہایت مفید معلومات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ ان کی یہ محنت قرآن کریم کی ایک بیش بہا خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور مرتب کو جزائے خیر سے نوازے۔

(۵)

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور — تبصرہ نگار: سید افروغ حسن — اکتوبر ۱۹۹۲ء

قرآن مجید کی زبان عربی مبین ہے جو اپنی وسعت میں بے پایاں ہے۔ ایک مفہوم کو بیان کرنے کے لیے اگر اردو زبان میں صرف ایک لفظ ہے تو قرآن مجید میں اسی مفہوم اور اسی مطلب کے لیے متعدد الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً ''گرنا'' کے لیے ۱۹/ الفاظ ''سامان'' کے لیے ۱۵ ''ہلاک کرنا'' کے لیے ۱۳ ''آواز'' کے لیے ۲۰' اور ''روکنا'' کے لیے ۱۵/ الفاظ استعمال میں آئے ہیں۔ یہ الفاظ ہم معنی ضرور ہیں مگر ان سب کے مفہوم اور معانی میں ایک نہایت لطیف اور نازک فرق ہے۔ مثلاً ''جماعت'' کے لیے قرآن مجید میں چودہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ہر ایک کا مفہوم جدا ہونے کے باوجود وہ سب کے سب ''جماعت'' کے مفہوم میں مشترک ہیں جس کا اندازہ ذیل کے گوشوارے سے کیجیے۔

۱۔ جمیع (ج م ی ع) کسی بھی موقع پر جمع شدہ لوگ۔

۲۔ رھط (ر ھ ط) اس جماعت کا سردار جس میں ایک ہی خاندان کے دس تک نوجوان شامل ہوں۔

۳۔ شرزمۃ (ش ر ز م ۃ) کمزور لوگوں کی چھوٹی سی جماعت۔

۴۔ عصبۃ (ع ص ب ۃ) طاقتور لوگوں کی چھوٹی سی جماعت۔

۵۔ طائفۃ (ط ا ء ف ۃ) ایک رائے اور ایک مذہب کے لوگ۔

۶۔ فئۃ (ف ء ۃ) ایک دوسرے سے تعاون حاصل کرنے والی جماعت۔

۷۔ فرقۃ (ف ر ق ۃ) کسی بڑی جماعت سے الگ ہونے والی چھوٹی جماعت۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا

۱- اُبلنا- جوش مارنا

کے لیے غَلٰی، نَضَخَ اور فَارَ (فور) کے الفاظ آتے ہیں۔

۱- غَلٰی: غلا کے بنیادی معنی اپنی حد سے تجاوز کرنا اور اوپر اٹھنا ہے: اس سے غَلَا الْقِدْرُ (ہانڈی کا جوش مارنا اور غلا السّعر (نرخوں کا بلند ہو جانا) ہے (م ل) ارشادِ باری ہے:

كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ (۴۴/۴۶) — جیسے پگھلا ہوا تانبا، پیٹوں میں اس طرح کھولے گا جیسے گرم پانی کھولتا ہے۔

۲- نضخ: پانی کا چشمہ سے زور سے پھوٹنا (منجد) مگر نضخ میں جوش مارنے کی وجہ کثرتِ آب اور دباؤ ہوتی ہے نہ کہ حرارت اور نَضَّاخ موسلا دھار بارش کو بھی کہتے ہیں۔ (منجد) اور عَيْنٌ نَضَّاخَةٌ وہ چشمہ ہے جو کثرتِ آب کی وجہ سے جوش مار رہا ہو۔ (م ل) ارشادِ باری ہے:

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ (۵۵/۶۶) — ان دونوں باغوں میں دو چشمے ابل رہے ہیں

۳- فَارَ: فار کا لفظ ہانڈی کے جوش مارنے، چشمہ سے پانی ابلنے کے لیے اور آگ کے جوش مارنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے مگر یہ لفظ اس صورت میں استعمال ہو گا جبکہ ابال جلد جلد اُٹھ رہا ہو کیونکہ الفور کے معنی بہت جلدی کے ہیں۔ کہا جاتا ہے رجع من فوره، وُہ بلا توقف بہت جلد جلد واپس ہوا۔ (منجد) اور لفظ فوّارہ بھی اسی سے مشتق ہے۔ جس میں پانی میں تسلسل قائم رہتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ (۱۱/۴۰) — یہاں تک کہ ہمارا حکم آپہنچا اور تنور جوش مارنے لگا۔

ماحصل: (۱) غلی: گرمی کی وجہ سے کسی مائع چیز کا جوش مارنا اور اپنی اصل سطح سے بلند ہونا۔ (۲) نضخ: کثرتِ آب اور دباؤ کی وجہ سے پانی کا جوش مارنا (۳) فَارَ: کسی چیز میں شدت اور جلدی کی وجہ سے اس کے ابال میں تسلسل قائم رہنا

۲— اُبھار

کے لیے کَعْب، حَدَب، اَمْت، نَجْد اور سَمْك کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- کعب: بمعنی ٹخنہ۔ پھر جو کوئی ابھار ٹخنہ کی مانند ہو اس پر بھی کعب کا اطلاق ہوتا ہے۔ كَعَبَتِ الْجَارِيَةُ بمعنی لڑکی کے پستان ابھرے اور بڑے ہوئے۔ اور کُعب بمعنی عورت کے ابھرے ہوئے پستان اور کاعِب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (۴/۴۳) — اے ایمان والو! جب تک تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ۔

ماحصل: (۱) نزف، بتدریج عقلی کا زائل ہونا، وجہ خواہ کچھ بھی ہو لیکن معلوم ہو۔

(۲) غـول، ایسی بدمستی جس کی وجہ معلوم نہ ہو سکے۔

(۳) سُکر، ایسی فوری بدمستی جس کی وجہ شراب ہو۔ تاہم یہ لفظ غلبہ عشق یا دہشت کے موقعہ پر بھی استعمال ہوتا ہے۔

برانگیختہ کرنا ــــ دیکھیے "اُبھارنا"

۴۳ ــ بُرا ــ بُرائی

اور بُرا کے لیے بِئْسَ، شَرٌّ اور سَاءَ اور اس کے مشتقات اور قَبِیحٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بِئْسَ: بمعنی بُرا، کلمہ ذم، فعل ماضی جامد ہے۔ کسی ناگوار کام یا بُری بات کی مذمت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (منجد) اور اس کی ضد نِعْمَ ہے۔ یعنی اچھا، واہ واہ، کیا خوب، جو ہر قسم کی مدح کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (۲/۲۰۶) — سو ایسے کو جہنم سزاوار ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

۲۔ شَرٌّ: ہر وہ چیز جس سے ہر کوئی کراہت کرے یا اس سے نقصان پہنچے اور اس کی ضد خَیْر ہے یعنی سب کے لیے مرغوب اور پسندیدہ ہو (مف) اور شر کا لفظ بُرا، بُرائی اور تکلیف سب معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور شرارہ آگ کی چنگاری کو کہتے ہیں جس کی جمع شرر ہے۔

اور شرارت ہر وہ در پردہ فعل ہے جس سے کسی کو نقصان پہنچایا جا سکے۔ اور بُرے آدمی کو شریر کہتے ہیں اور اس کی جمع اشرار آتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (۲/۲۱۶) — اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو۔ اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لیے مضر ہو۔

دوسرے مقام پر ہے:

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ (۳۸/۶۲) — اور (اہل دوزخ) کہیں گے کیا سبب ہے کہ ہم (یہاں) ان شخصوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم بُروں میں شمار کرتے تھے۔

۳۔ سَاءَ: بمعنی قبیح ہونا (منجد) بدصورت یا ناگوار ہونا، جو ظاہری بدصورتی اور معنوی خرابی دونوں کے لیے آتا ہے۔ اور اس کی ضد حَسُنَ ہے۔ اسی طرح سیّئات (بُرے کام) کی ضد حسنات آتی ہے، سَاءَ سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

(۱) معنوی برائی کے لیے:

وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى — اور وہ (اپنے اعمال کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴ ——— پھرنا

کے لیے دَارَ، طَافَ، حَارَ، تَقَلَّبَ اور اِنْقَلَبَ، نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ، اِنْصَرَفَ، وَلّٰى تَوَلّٰى، اِرْتَدَّ اور اَدْبَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ دَارَ: (دَوْرٌ) گولائی میں پھرنا۔ گھومنا۔ چکر کھانا۔ زمانہ کا پلٹا کھانا (منجد) اور دائرہ مشہور لفظ ہے۔ اس کی جمع دوائر بمعنی گردشِ ایام۔ زمانہ کی آفتیں اور مصیبتیں (منجد) یہ لفظ بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ دَوْرَة کی ضد دَوْلَةٌ ہے جس سے مراد خوشحالی کا زمانہ ہوتا ہے۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ (۳۳/۱۹)

پھر جب ڈر کا وقت آئے تو تم ان کو دیکھو تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور اُن کی آنکھیں (اس طرح) پھر رہی ہیں جیسے کسی کو موت سے غشی آ رہی ہو۔

۲۔ طَافَ (طوف) کسی چیز کا دوسری چیز کے گرد چکر کاٹنا (م ـ ل) کسی چیز کے چاروں طرف گھومنا یا چکر لگانا۔ اور مطاف چکر لگانے کی جگہ کو کہتے ہیں (منجد) ارشادِ باری ہے:

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ (۵۶/۱۷)

نوجوان خدمتگار جو ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہیں گے ان کے اردگرد پھریں گے۔

۳۔ حَارَ: بمعنی گھوم پھر کر اسی جگہ واپس آنا جہاں سے ابتدا ہوئی۔ ابن فارس کے نزدیک اس کے بنیادی معنی دو ہیں (۱) رجوع (۲) ان یدور الشئ دورا (م ـ ل) کہا جاتا ہے حار الماء فی الغدیر بمعنی پانی حوض میں گھومنے لگا۔ اور محور اس لکڑی کو کہتے ہیں جس کے گرد چرخی گھومتی ہے۔ یعنی چرخی کا دُھرا (مف) قرآن میں ہے:

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ (۸۴/۱۴)

وُہ (مجرم) خیال کرتا تھا کہ (خدا کی طرف) پھر کر نہ جائیگا

۴۔ تَقَلَّبَ اور اِنْقَلَبَ: قَلْبٌ حالت کا رُخ موڑنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ یعنی کسی چیز کے اوپر کے حصّہ کو نیچے یا اندر کے حصّہ کو باہر کر دینا (منجد) اور امام راغب کے الفاظ میں ایک حالت سے دُوسری حالت میں بدلنا پلٹنا ہے (مف) اور تقلب اور انقلاب کے معنی خود پھرنا یا پہلی حالت کو بدلنا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

(۱) قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ (۲/۱۴۴)

(اے محمدؐ) ہم تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں۔

اور انقلاب کا لفظ خیر و شر دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ (۶۷/۴)

پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ (۱۸/۱۷) — غار سے داہنی طرف سمٹ جائے۔

اور قول الزور کے مقابلہ میں قرآن میں قَوْلًا سَدِيْدًا کے الفاظ آئے ہیں۔ یعنی ایسی بات جس میں کوئی رخنہ، ابہام، ہیرا پھیری اور پیچیدگی نہ ہو۔ اور قَوْلَ الزُّوْرِ ایسی بات ہے جس میں یہ باتیں یا ان میں سے کوئی ایک موجود ہو۔ اور ابو ہلال عسکری کے نزدیک زُوْر ایسا جھوٹ ہے جسے بنا سنوار کر پیش کیا جائے کہ وہ بھلا اور درست معلوم ہو۔ (فق ل ۲۴) ارشادِ باری ہے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲۲/۳۰) — تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے پرہیز کرو۔

۴۔ اِفْك: اَفَكَ بمعنی اصل سمت سے رُخ موڑ لینا جس میں بدنیتی شامل ہو (مف) بات کچھ ہو تو اس سے کچھ اور ہی بنا لینا۔ باتیں گھڑنا۔ الزام۔ بہتان۔ اور یہ جھوٹ کی بدترین قسم ہے۔ اور صاحب فروق اللغویہ کے نزدیک اس جھوٹ کا تعلق فاحش القبح یعنی زنا وغیرہ کی تہمت سے ہوتا ہے (فق ل ۳۱) ارشادِ باری ہے:

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّ قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ (۲۴/۱۲) — جب تم نے بات سنی تھی تو مومن مردوں اور عورتوں نے کیوں اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا۔ اور (کیوں نہ) کہا کہ یہ صریح طوفان ہے۔

ماحصل (۱) کذب: خلافِ واقعہ بات۔

(۲) باطل: ناپائیدار اور بے بنیاد بات بہت وسیع معنوں میں آتا ہے جس کی ایک قسم کذب ہے۔

(۳) زور: ایسی بات جو تیج ڈال کر حقیقت کو چھپاتے ہوئے بنا سنوار کر یوں پیش کی جائے کہ وہ سچ معلوم ہو۔

(۴) افك: بدنیتی سے کسی بات کو کچھ کا کچھ بنا دینا۔ اور اس کا تعلق تہمت سے بھی ہوتا ہے۔

۲۷۔ جھوٹ بولنا یا بنانا

کے لیے کَذَبَ، اَفَكَ اور تَقَوَّلَ (قول) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ کَذَبَ: جان بوجھ کر ایسی خبر دینا جو واقعہ کے خلاف ہو۔ قرآن میں ہے:

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (۱۲/۲۷) — اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہو تو یہ (زلیخا) جھوٹی اور وہ (یوسفؑ) سچا ہے۔

۲۔ اَفَكَ: کسی چیز کا رُخ موڑ دینا۔ بدنیتی سے بات کو کچھ کا کچھ بنا دینا جیسا کہ اوپر گذرا) اور یہ بدترین قسم کا جھوٹ ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ (۲۶/۲۲۲) — (اچھا) میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں۔

۳۔ تَقَوَّلَ: ایسی بات کہنا جس کا اصل موجود ہی نہ ہو۔ کسی پر جھوٹ تھوپنا (منجد) ارشاد باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ رَاٰی: کسی چیز کا ادراک کرنا۔ دیکھنا۔ خواہ وُہ آنکھوں سے ہو یا غور و فکر، عقل و بصیرت یا وہم و خیال کے لحاظ سے رَاٰی کا استعمال عام ہے۔ خواہ حالتِ بیداری ہو یا خواب میں اور بمعنی آخری نظر۔ غور و تامّل سے دیکھنا۔ ارشاد باری ہے:

(۱) آنکھوں سے: اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (۱۲/۴) میں نے گیارہ ستارے دیکھے ہیں۔

(۲) غور و فکر سے: اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ (۱۰۷/۱) بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔

۲۔ نَظَرَ: نظر ڈالنا۔ دیکھنا۔ تاکہ کوئی چیز نظر آئے (فق ل ۵۹) خواہ وُہ چیز نظر آئے یا نہ آئے۔ اس کا استعمال بھی دونوں طرح سے ہوتا ہے۔

(۱) وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ نَّظَرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ۔ (۹/۱۲۷) اور جب کبھی کوئی سورت نازل ہوئی ہے تو وُہ ایک دُوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔

(۲) فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ (۲۷/۳۳) تو جو تو حکم دے اس (کے انجام) پر نظر کرلے۔

تاہم نظر کا استعمال بالعموم آنکھوں سے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

۳۔ بَصَرَ: بَصَرَ کا لفظ نگاہ کے لیے اور دیدۂ دل سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، آنکھوں سے دیکھنے کے لیے یہ بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَتَرٰھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ (۷/۱۹۸) اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ (بظاہر آنکھیں کھولے) تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں مگر وُہ (فی الواقع) کچھ نہیں دیکھتے۔

اس آیت میں رَاٰی، نَظَرَ اور بَصَرَ تینوں مترادفات آگئے ہیں۔ اور ان کے درمیان فرق بھی واضح ہو جاتا ہے۔ رَاٰی کا لفظ خیال کرنے کے لیے نظر کا آنکھوں سے دیکھنے کے لیے اور بَصَرَ کا لفظ دیدۂ دل سے دیکھنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔

اور بَصُرَ کا لفظ بَصَرَ سے بھی اخص ہے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِہٖ (۲۰/۹۶) سامری نے کہا: میں نے ایسی چیز دیکھی جو دُوسروں نے نہیں دیکھی۔

یہاں ایسی چیز سے مراد وُہ بات ہے جو اس کے ذہن میں آئی تھی۔ مگر دوسروں کے ذہن میں نہ آسکی۔

۴۔ اٰنس: اٰنس کے معنی نہ غور کرنا ہے نہ نظر سے دیکھنا اور نہ دیدہ دل سے دیکھنا بلکہ اس کا معنی مانوس ہونا یا کسی چیز کا قرآن سے معلوم ہونا۔ اور امام راغب کے الفاظ میں کسی سے انس پانا (مف) ہے تاہم اپنی زبان کے محاورہ کے لحاظ سے اس کا ترجمہ دیکھنا سے کرلیا جاتا ہے یعنی دُور سے یا گہری نظر سے دیکھ کر معلوم کرلینا۔ قرآن میں ہے:

(۱) فَقَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ حضرت موسیٰؑ نے اپنے گھر والوں سے کہا، تم یہاں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ (۳۰/۱۷) — سو اللہ پاک کو یاد کرو جب تم شام کرو اور جب صبح کرو۔

۳۔ شاید

کے لیے عَسٰی اور لَعَلَّ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ عَسٰی: افعال مقاربہ میں سے ہے اور جامد ہے۔ صرف ماضی استعمال ہوتا ہے مضارع نہیں آتا۔ محبوب چیز میں امید غالب کے لیے اور مکروہ چیز میں خوف کے لیے آتا ہے (منجد) مثلاً محبوب چیز میں امید غالب کے لیے؛

عَسٰی رَبِّیْ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ (۲۸/۲۲) — امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ بتائے گا۔

اور مکروہ چیز میں خوف کے لیے؛

فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ (۴۷/۲۲) — (اے منافقو!) تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔

۲۔ لَعَلَّ: حرف مشبہ بہ فعل ہے۔ صرف غالب امکان کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا (۳۳/۶۳) — آپ کو کیا معلوم شاید قیامت قریب ہی ہو۔

اور جب اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کے معنی واجب کے ہوتے ہیں۔ جیسے فرمایا:

لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا (۶۵/۱) — تجھے کیا معلوم شاید اللہ اس کے بعد کوئی (رجعت کی) سبیل پیدا کر دے۔

ماحصل: (۱) عَسٰی، امید غالب کے لیے اور لَعَلَّ امکانِ غالب کے لیے آتا ہے۔

۴۔ شراب

کے لیے خَمْر، مَعِیْن اور رَحِیْق کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ خَمْر: شراب کے لیے اسم جامع ہے (فل ۲۵۰) خَمَرَ بمعنی ڈھانپنا۔ اور خِمار (ج خُمُر ۲۴/۳۱) بمعنی اوڑھنی۔ دوپٹہ جس سے چہرہ وغیرہ ڈھانپنا جا سکے۔ اور شراب کو خمر اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عقل و حواس پر پردہ ڈال کر اسے زائل کر دیتی ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ (۵/۹۰) — شراب، جوا، بت اور پانسے کے تیر سب ناپاک اور شیطانی کام ہیں۔

۲۔ مَعِیْن: مَعَنَ الْمَآءُ بمعنی پانی کا آہستہ آہستہ سطح زمین پر بہنا اور مَعَنَ النَّظَرَ فِی الْاَمْرِ بمعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ (۷/۸۵) اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔

۱۲۔ فَرَّطَ: بمعنی کوتاہی کرنا۔ حدِ اعتدال سے پیچھے رہ جانا یا اس میں کمی کرنا (تفصیل دیکھئے حد سے بڑھنا اور "کم کرنا") فرط لغت اضداد سے ہے۔ ارشادِ باری ہے:

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا۔ (۶/۳۱) یہاں تک کہ جب ان پر قیامت ناگہاں آموجود ہوگی تو کہیں گے کہ افسوس ہم قیامت کے بارے میں کیسی کوتاہی کرتے رہے۔

۱۳۔ وَتَرَ: بمعنی ستانا، تکلیف پہنچانا۔ مال یا حق کو کم کرنا۔ اور اَلْوَتْر اور اَلْوِتْر بمعنی بدلہ لینا یا بدلہ لینے میں ظلم کرنا (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ۔ (۴۷/۳۵) اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ ہرگز تمہارے اعمال کو کم (اور گم) نہیں کرے گا (جالندھریؒ)

ماحصل: (۱) ظلم: وسیع معنوں میں مستعمل ہے ہر قسم کی کمی بیشی کے لیے آتا ہے۔

(۲) اَلَا: کام جیسا چاہیے اس میں کمی کرنا۔

(۳) قَصَرَ: کام جتنا چاہیے اس میں کمی کرنا۔

(۴) اَلَتَ: بدلہ یا مزدوری سے کچھ کم دینا یا دیر کر کے دینا۔

(۵) هَضَمَ: کمزور کا حق دبانا۔ نرم چیز کو کچلنا۔

(۶) فَتَرَ: کمزوری کی وجہ سے کمی واقع ہونا۔

(۷) قَلَّ: تعداد یا مقدار میں کمی کرنا۔

(۸) طَفَّفَ: پیمانے تھوڑے بھرنا یا چھوٹے رکھنا۔

(۹) خَسِرَ: تجارت میں نقصان اٹھانا۔

(۱۰) نقص: خسر سے اعم ہے۔ ہر طرح کے معاملات میں کمی کیلیے

(۱۱) بَخَسَ: اچھی چیز کے بدلے۔ کمتر یا پوری کی بجائے تھوڑی دینا۔

(۱۲) فَرَّطَ: حدِ اعتدال سے کم کرنا۔ کوتاہی کرنا۔

(۱۳) وَتَرَ: بدلہ لینے یا دینے میں کمی کرنا یا نہ دینا۔

۲۰ — کمانا — کمائی کرنا

کے لیے عَمِلَ، كَسَبَ اور اِكْتَسَبَ اور اِقْتَرَفَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ عَمِلَ: ہر وہ کام جو انسان ارادۃً کرے وہ اس کا عمل ہے۔ اور چونکہ کمائی کرنا بھی ایک عمل ہے لہٰذا ان معنوں میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ (۱۸/۷۹) (جو) کشتی (تھی وہ) غریب لوگوں کی تھی جو دریا میں کام (ملاحی کا پیشہ) کرتے تھے۔

۲۔ كَسَبَ: کمانا یا کمائی کرنا کے لیے یہ لفظ عمل سے اخص ہے۔ یعنی جلب نفع یا خوش نصیبی کے لیے کوئی کام کرنا۔ خواہ یہ کام اپنے لیے ہو یا دوسروں کے لیے۔ خواہ یہ کسب اچھا ہو یا بُرا، حلال ہو یا حرام اور كَاسِبٌ بمعنی محنت مزدوری کرنے والا۔ پیشہ ور۔ ارشادِ باری ہے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ بدلہ ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قحط نمودار ہو جائے (م۔ق) تقاوی قرضے وُہ ہیں جو حکومت زمینداروں کو ایسے قحط کے سال میں بالاقساط ادائیگی کی شرط پر دیتی ہے۔ اور تقاوی بمعنی بھوکے رات بسر کرنا (منجد) اور قُوت لایموت بمعنی خوراک کی اتنی کم مقدار جس سے انسان زندہ رہ سکتا ہو۔ اور مقوین بمعنی قوت کی احتیاج میں سفر کرتے پھرتے لوگ۔ خانہ بدوش جو رزق کی تلاش میں ادھر ادھر منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ (۵۶/۷۳) — ہم نے اس (درخت اور اس کی پیدائش) کو تمہارے لیے لمحہ فکریہ اور مسافروں کے برتنے کو بنایا ہے۔

۴۔ سَيَّارَةٌ: سَارَ بمعنی سفر کرنا۔ چلنا۔ اور سیّار اسم مبالغہ ہے بمعنی بہت چلنے والا۔ اور سیّارہ بمعنی ہم سفر لوگوں کا قافلہ (۲) ہر دم گھومنے والی اشیاء۔ سیارے، اجرام فلکی اور موٹر کار وغیرہ۔ قرآن میں یہ لفظ پہلے معنوں میں آیا ہے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ (۱۲/۱۹) — اور ایک قافلہ وہاں پہنچا جنھوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا۔

ماحصل:
(۱) ابن السبیل: مسافر کی کنیت جب تک گھر واپس نہ آئے۔
(۲) عابری سبیل: راہ گیر، راہ چلتے مسافر، جو حالتِ سفر میں ہوں۔
(۳) مقوین: تلاشِ معاش میں ادھر ادھر نقل و حرکت کرنے والے۔
(۴) سیّارۃ: ہم سفر لوگوں کا قافلہ

۲۵ ـــــ مسخّر کرنا

کے لیے سَخَّرَ، ذَلَّلَ اور ذَلُوْل کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ سَخَّرَ: اضطراری اطاعت کے لیے آتا ہے یعنی کسی چیز کا وہی کام کرنا جس کے لیے وہ پیدا کی گئی ہے۔ اس میں اطاعت کرنے والے (خواہ وُہ جاندار ہو یا بے جان) کی مرضی یا اختیار و ارادہ کو کچھ دخل نہیں ہوتا (مف) مزید تفصیل کے لیے دیکھیے "زبردستی کرنا") ارشادِ باری ہے:

وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ (۴۳/۱۳) — اور (جب تم سواری پر بیٹھ جاؤ تو) کہو پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مطیع و مسخر کر دیا، ورنہ ہم تو اسے قابو میں نہ لا سکتے تھے۔

۲۔ ذَلَّلَ: ذَلَّ بمعنی کمزور اور زیردست ہونا۔ اور ذَلَّلَ بمعنی کسی کو عاجز و ناتوان بنانا۔ ایسی اطاعت جس میں ذلت اور عاجزی کا پہلو شامل ہو (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ (۳۶/۷۲) — اور ان چوپایوں کو ہم نے ان کے قابو میں کر دیا۔ کسی پر یہ سوار ہوتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر نوحؑ تک پہنچ کر سلسلۂ نبوت نوحؑ کی اولاد سے مخصوص ہوا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ تک پہنچ کر حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے مختص ہو گیا۔ اور اس طرح دائرۂ نبوت تنگ ہوتا گیا۔ ارشاد باری ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ (۵۷:۲۶)

ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا۔ پھر نبوت اور کتاب کا سلسلہ انہیں کی اولاد سے مختص کر دیا۔

چنانچہ حضرت اسحاقؑ کے بعد انبیاء انہی کی اولاد سے آتے رہے۔ صرف آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے مبعوث ہوئے۔ تورات اور مختلف کتبِ تواریخ کے مطالعہ کے بعد جو نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمؑ سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک زمانہ باختلاف روایات آٹھ ہزار سال سے لے کر دس ہزار سال تک ہے۔ اور ماہرینِ انساب و تاریخ نے ۸۱ پشتیں شمار کی ہیں۔ جو کچھ اس طرح ہیں۔

آدم۔ شیث۔ انوش۔ قینان۔ مہلل ایل۔ یارد۔ اخنوخ (ادریسؑ)۔ متوشالخ۔ لامک۔ نوح۔ سام۔ ارفکشد۔ عابر۔ فالج۔ رعو۔ سروج۔ ناحور۔ تارہ (تارخ یا آذر)۔ ابراھیم۔ اسمٰعیل۔ قیدار۔ عرام۔ عوص۔ مزی۔ سمی۔ زاوح۔ ناحث۔ مقصر۔ ایہام۔ اقناد۔ عیصر۔ دیشان۔ عیضی۔ ارعوے۔ یلحن۔ یحزن۔ یثربی۔ سنبر۔ حمدان۔ الدعا۔ عبید۔ عبقر۔ عیفی۔ ماخی۔ ناحش۔ جاھم۔ طابخ۔ یدلاخ۔ بلداس۔ حذا۔ ناشد۔ عوام۔ ابی۔ قھوال۔ بوز۔ عوص۔ سلامان۔ ھمیسع۔ ادو۔ عدنان۔ معد۔ نزار۔ مضر۔ الیاس۔ مدرکہ۔ خزیمہ۔ کنانہ۔ نضر۔ مالک۔ فہر (قریش)۔ غالب۔ لوی۔ کعب۔ مرہ۔ کلاب۔ قصی۔ عبدمناف۔ ھاشم۔ عبدالمطلب۔ عبداللہ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۲۵ تا ۲۱۔ سلمان منصورپوری)

اب دیکھیے کہ اس شجرہ نسب میں:

(۱) آدمؑ سے لے کر قیدار (اکیسویں پشت) تک مختلف کتب میں مذکور نسب ناموں میں کوئی اختلاف نہیں (رحمۃ للعالمین ۲۶)

(۲) سب مورخین نے آپؐ کے شجرہ نسب کو آپؐ سے لیکر عدنان (آدمؑ سے ساٹھویں اور آپؐ سے اکیسویں پشت) تک کو صحیح قرار دیا ہے (〃)

(۳) درمیانی عرصہ میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ لہٰذا اس شجرہ نسب کو بالکل درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(۴) اس شجرہ نسب میں صرف چھ انبیاء و رسل کے نام آئے ہیں۔ آدمؑ۔ ادریسؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم باقی انبیاء و رسل کے زمانہ کا جہاں تک تعین ہو سکتا ہے وہ یوں ہے:

۷۔ لوط علیہ السلام: تارہ (تارخ یا آذر) کے باپ ناحور کے پوتے اور حضرت ابراہیمؑ کے چچازاد بھائی اور ان کے ہمعصر دونوں آدمؑ سے انیسویں پشت پر ہیں۔

۸-۹۔ ہود اور صالح علیہما السلام: حضرت نوحؑ کی اولاد سے ضرور ہیں مگر مذکورہ شجرہ نسب سے ہٹ کر ہیں۔ ان کے زمانہ کا تعین مشکل ہے۔ بہرحال ان کا زمانہ یکے بعد دیگرے نوحؑ اور ابراہیمؑ کے درمیان ہے۔ دونوں سام کی اولاد سے ہیں حضرت صالحؑ کا شجرہ نسب یہ ہے: صالح بن عبید بن آسف بن ماشخ بن عبید بن جادر بن ثمود۔ آپ کی قوم جدامجد کے نام پر ثمود ہی مشہور ہوئی۔

لہ طوفانِ نوحؑ کا زمانہ ۳۱۰۲ ق م بتلایا جاتا ہے لہ سن ابراہیمی ۲۰۱۵ ق م۔ جو ولادت ابراہیمؑ سے شروع ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صُرْهُنَّ (صور)
صَلِّ (صلو)

ط

طَاغُوْتَ (طغی)
طِبْنَ (طوب)
طَیِّ (طوی)

ظ

ظَمْاٰنَ ظَمَاٌ

ع

عَادُوْنَ (عدو)
عَادِیْنَ (عدو)
عَرَآءِ (عری)
عِزِیْنَ (عزو)
عِضِیْنَ (عضو)
عَطَاؤُنَا (عطو)
عَنَتِ (عنو)

غ

غِطَاءَكَ (غطو)
غَوَاشِ (غشو غشی)

ف

فِئَةٌ (فأی)
فِتْیَانِ (فتو)
فِدَآءً (فدی)
فِدْیَةٌ (فدی)
فَدِیَةٌ (ودی)
فؤاد (فأد)

ق

قِ (وقی)
قالِیْنَ (قلی)
قائل (کہنا) (قول)
؍؍ (دوپہر کو سونا) (قیل)
قَفَّیْنَا (قفو)
قَیِّمَةً (قوم)

ک

(نزدیک ہونا) (کود)
کاد تدبیر کرنا (کید)
کُنَّا (کون)

ل

لات (لوی)
لاغیہ (لغو)
لُمْتُنَّنِیْ (لوم)
لِنْتَ (لین)
لِیًّا (لوی)

م

مَاءَ (موہ) میہ
مَآب (اوب)
ماعون (معن)
مال (مول)
ماوٰهم (اوی)
مُتَحَیِّزًا (حوز)
مُتَّقِیْنَ (وقی)
مُحِیْطَةٌ (حوط)
مختال (خیل)
مَرِیْئًا (مرء)
مُزْجٰةٍ (زجو)
مُسْتَاْنِسِیْنَ (انس)
مُسْتَطَرٌ (سطر)
مُسْتَطِیْرًا (طیر)
مُسَمًّى (سمو)
مشکوٰة (شکو)
مصیطر (سیطر)
مُصِیْبَةٌ (صوب)
مُضْطَرَّ (ضرر)
معین (معن۔عین)
مفازةٍ (فوز)
مقوین (قوی۔قوت)
مقیت (قوت)
مکان (مکن۔کون)
ملٰٓئکة (لأك)
مناص نوص
مِنْسَاٰتِه (نسأ)
مُنْفَکِّیْنَ (فكّ)
منون (منی)
مَوْئِلًا (وأل)
مَهِیْنٍ (مہن)
مُهِیْنٌ (هون)
مُهَیْمِنٌ (همن)
مِیْعَاد (عود۔وعد)

ن

نَا (نأی)
نَادَوْا (ندو)
ناصیة (نصو)
نجزی (جزی)
نُجِبْ (جوب)
نَذَرُ (وذر)
نذرتم (نذر)
نُذِقْهُ (ذوق)
نُرَبِّكَ (ربو)
ترید (رود)
نِسَآءِ (نسو)
نَسَمَةٌ (وسم)
نَسِیْءُ (نسأ)
نکتل (کیل)

و

واد (ودی)
وراء (وری)

ھ

هاؤم (هوء)
هَبْ (وهب)
هبا (هبو)
هُدْنَا (هود)
هیئت (هیأ)

ی

یَاْتِ (اتی)
یاتل (الی)
یَاْنِ (انی)
یَبْصُطُ (بسط)
یَتِرَکُم (وتر)
یَتَسَنَّهْ (سنه)
یَخْشَ (خشی)
یَخْلُ (خلو)
ید (یدی)
یُدْنِیْنَ (دنو)
یردوکم (ردی)
یرتابوا (ریب)
یَسْتَثْنُوْنَ (ثنی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ